Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Al-Qirtas

Academic and literary services of Professor Ghulam Rabbani Aziz: A brief introduction

پروفیسر غلام ربانی عزیز کی علمی وادبی خدمات: اجمالی تعارف

رابعہ نوشین
ڈاکٹر عبدالستار ملک

سکالر شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
استاد شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد-at abdul.sattar@aiou.edu.pk

Abstract

Professor Ghulam Rabbani Aziz was a multifaceted personality. He was simultaneously a poet, writer, researcher, essayist, translator, critic, biographer, teacher, and religious preacher and leader. He not only had command over Urdu, Persian, Punjabi, Arabic, and English languages but also had a deep understanding of the literature in these languages. There are a large number of his works and compilations. Many of his works have been lost to time. Professor Ghulam Rabbani Aziz chose the profession of teaching. From 1920 to 1933, he fulfilled the duties of a teacher in various schools in the Attock district. From 1934 to 1955, he served as a lecturer at Gujarat College and Emerson College Multan. From 1955 to 1965, for nine years, he rendered services as the principal of Islamia College, Qasur. During this period of life, as an educator, he not only provided education and training to the students but also instilled literary taste in them. . Famous Iqbal scholar Abdul Hameed Irfani, Syed Zameer Jafari and Ahmad Nadeem Qasmi were among his students. Famous poets, writers, and researchers of his era, such as Professor Shirani, Allama Niaz Fatehpuri, and Anayatullah Mashraqi, also had occasional correspondence and meetings with him. You remained an active member of the Mujahideen movement. You had many friends far and near. He was a lover of knowledge, immersed in the love of books, and an extremely precious human being. In this article, his academic and literary services has been briefly reviewed.

Key Words: Professor Ghulam Rabbani Aziz, History of Khwarazm Shahi, Mujam al-Buldan

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

پروفیسر غلام ربانی کثیر الجہت شخصیت کے حامل تھے۔ وہ بیک وقت شاعر، ادیب، محقق، مدون، مترجم، ناقد، سیرت و سوانح نگار، معلم اور مذہبی مبلّغ تھے۔ غلام ربانی عزیز کی اردو زبان وادب میں حیثیت بہ طور تخلیق کار، مضمون نگار، اور مکتوب نگار مسلم ہے۔ اردو، فارسی، پنجابی، عربی اور انگریزی زبانوں پر نہ صرف دست رس رکھتے تھے بلکہ ان زبانوں کے ادب پر بھی گرفت رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف و تالیفات کی کثیر تعداد ہے۔ ان کی بہت سی تصانیف دست بردِ زمانہ ہو گئیں۔ جنوری ۱۸۹۸ء اپنے آبائی گاؤں بسال (ضلع اٹک) کے قریب ایک قریہ کنٹ میں پیدا ہوئے جہاں ان کے والد بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔[1] پورا نام غلام ربانی تھا عزیز تخلص جو آپ نے شاعر بننے کے بعد انتخاب کیا تھا۔"[2] ان کا خاندان علم و فضل کے حوالے سے معروف تھا۔ پروفیسر عزیز کے والد کا نام محمد قاسم تھا۔ اپنے نام کے ساتھ 'شاہ' کا لاحقہ استعمال کرنے کے سبب 'محمد قاسم شاہ' کے نام سے جانے جاتے تھے۔ محمد قاسم شاہ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی سے دو بیٹے محمد نورالحق علوی (۱۹۵۱ء۔۱۸۸۸ء) اور تجمل حسین تھے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے بقول:

"میرے برادرِ اکبر محمد نورالحق دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ عربی ادب، تفسیر، حدیث اسماء الرجال، اسلام کی سیاسی و ثقافتی تاریخ پر ماہرانہ محققانہ نظر رکھتے تھے۔ عربی اسی روانی سے لکھتے اور بولتے جیسے اردو۔ ڈریالہ جالپ (ضلع جہلم) اور گوٹھ پیر جھنڈا (سندھ) میں چند سال پڑھانے کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے اورینٹل کالج میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں ریٹائر ہونے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں فرائضِ تدریس سرانجام دینے لگے اور ۹ مارچ ۱۹۵۱ء کو دارِ بقا کی طرف سفر کر گئے۔"[3]

مولوی نورالحق علوی اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں غلام ربانی عزیز اور غلام جیلانی برق کی دینی تعلیم کے سلسلے کے پہلے استاد بھی تھے۔ علامہ اقبالؒ نے بو علی سینا کی اشارات آپ سے پڑھی تھی۔"[4] ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے اپنی تصنیف اہلِ قلم میں اس امر کا ذکر کیا ہے۔[5] دوسری شادی سے قاسم شاہ کی چار اولادیں، ایک بیٹی (۱۸۹۷ء) اور تین بیٹے غلام ربانی (۲۰۰۰ء۔۱۸۹۸ء)، غلام جیلانی (۱۹۸۵ء۔۱۹۰۱ء) اور غلام یحییٰ (۱۹۸۵ء۔۱۹۰۴ء) ہیں۔[6] محمد قاسم شاہ کے ہونہار فرزندوں نورالحق علوی، غلام ربانی عزیز اور غلام جیلانی برق نے محنت، لگن اور مشکلات کے باوجود اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اپنے علمی و ادبی مشاغل کے ذریعے اپنے کمالات کے جوہر دکھائے۔

پروفیسر غلام ربانی عزیز نے ابتدائی تعلیم بسال کے پرائمری سکول سے حاصل کی۔ اس وقت بسال میں مڈل یا ہائی سکول نہ تھا اس لیے مزید تعلیم کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول اٹک میں داخلہ لیا اور ایک سالہ جونیئر سپیشل کورس پاس کر کے ششم جماعت میں پہنچ گئے۔ ششم کا سالانہ امتحان دے کر فارغ ہوئے اور چھٹیاں گزارنے گھر آئے تو والدِ محترم نے دینی تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح مختلف مدارس میں زیرِ تعلیم رہے۔ ان کے اساتذہ میں مولانا نورالحق علوی، مولانا گلاب شاہ، مولانا عبدالرئوف شاہ اورنگ آبادی، قاضی احمد الدین چکوالی، مولانا نصیر الدین غورغشتی، مولانا قطب الدین غورغشتی، مولانا غلام مرشد، مولانا نجم الدین، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا میاں اصغر حسین، شیخ الادب مولانا اعتزاز علی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا رسول خان جیسے فاضل روزگار شامل ہیں۔ اس دوران منشی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ ملازمت کا آغاز بطور مدرس میونسپل ہائی سکول حضرو (ضلع

اٹک) سے کیا۔ دورانِ ملازمت ادیب فاضل، میٹرک، انٹر میڈیٹ اور بی اے کے امتحانات میں شریک ہوئے اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد ایم اے عربی و فارسی میں ڈگری حاصل کی۔[7] پروفیسر غلام ربانی عزیز کی تدریسی زندگی نصف صدی کو محیط ہے۔ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے بعد آپ نے ۱۹۲۰ء سے اپنی ملازمت کا آغاز میونسپل ہائی سکول حضرو (ضلع اٹک) سے کیا اور اٹک کے مختلف سکولوں میں (۱۹۲۰ء تا ۱۹۳۳ء) فارسی کے استاد کے طور پر فرائض انجام دیے۔

جنوری ۱۹۳۴ء میں انٹر کالج گجرات میں ان کا تقرر کر دیا گیا۔ ۱۹۳۹ء۔ ۱۹۳۴ء تک آپ گجرات کالج رہے۔ زمیندار ہائی سکول کو کالج کا درجہ ملنے کی وجہ سے ان کی تقرری ایمرسن کالج ملتان میں کر دی گئی۔ ۱۹۳۴ء۔ ۱۹۵۵ء تک آپ گجرات کالج اور ایمرسن کالج ملتان میں بطور لیکچرار تعینات رہے۔ ایمرسن کالج ملتان سے ۲۵ جنوری ۱۹۵۵ء کو ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلامیہ کالج قصور میں پرنسپل تعینات ہو گئے اور ۱۹۵۵ء۔ ۱۹۶۵ء نو برس تک اسلامیہ کالج قصور میں پرنسپل کے فرائض ادا کیے اور ۱۹۶۵ء میں ریٹائر ہونے پر اٹک منتقل ہو گئے۔ بطور مدرس انھوں نے طلبہ کو تعلیم و تربیت فراہم کرنے کے ساتھ ان میں ادبی ذوق بھی پیدا کیا۔ ماہر اقبال عبدالحمید عرفانی، سید ضمیر جعفری اور احمد ندیم قاسمی ان کے تلامذہ میں شامل ہیں[8] اپنے عہد کے معروف شعرا و ادبا، مؤلفین اور محققین؛ جیسے پروفیسر شیرانی، علامہ نیاز فتح پوری اور عنایت اللہ مشرقی سے بذریعہ خطوط رابطہ اور کبھی کبھار ملاقات بھی رہی۔ تحریکِ مجاہدین کے سرگرم رُکن بھی رہے۔ دور و نزدیک ان کے بہت احباب تھے۔ وہ علم دوست اور نہایت نفیس انسان تھے۔ ذاتی لائبریری میں تین ہزار سے زائد کتب تھیں جو وفات سے قبل ضلع کونسل اٹک لائبریری کو ہدیہ کر دیں۔

اسلامیہ کالج قصور میں دورانِ ملازمت دائیں ہاتھ میں رعشہ کا مرض لاحق ہوا اور تاحیات اس سے پیچھا نہ چھڑا سکے۔ اس مرض کی وجہ سے آپ کو لکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس کے باوجود آپ نے تحریری کام جاری رکھا۔ اس مرض کا علاج کرانے کے باوجود چھٹکارا نہ مل سکا۔[9] عمر کے آخری حصے میں اس مرض نے شدت اختیار کر لی۔ عمر کے آخری حصے میں ہاتھ کی تکلیف کے ساتھ نظر کی کمزوری کا بھی سامنا کرنا پڑا۔[10] بڑھاپے میں کمزوری اور جسمانی عوارض کے باوجود پروفیسر عزیز نے کاغذ اور قلم سے رشتہ جوڑے رکھا۔ کمزوری کے باوجود مسلسل لکھنے کے سبب انگوٹھے کے جوڑ متورم ہو گئے لیکن لکھنے پڑھنے کا مشغلہ جاری رکھا۔ دل کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا تھا۔ سات فروری ۲۰۰۰ء کو دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا اور خالقِ حقیقی سے جا ملے۔[11]

پروفیسر عزیز علم کے متلاشی تھے۔ آپ اپنی خط و کتابت میں کتاب کے حصول کے لیے سرگرداں نظر آتے ہیں۔ اردو کے ساتھ عربی، فارسی اور انگریزی ادب کی کتب کا مطالعہ کیا۔ قریبی دوستوں میں سید کفایت بخاری اور قریبی عزیزوں میں کیپٹن عبداللہ نے ان کے علمی و ادبی تصانیف کے تحفظ کے لیے کاوش کی۔ پروفیسر عزیز نے بھرپور علمی و ادبی زندگی گزاری۔ انھوں نے مختلف اصنافِ ادب پر پوری دیانت داری سے قلم اٹھایا۔ سیرت و سوانح، مضمون و ترجمہ اور تاریخ میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے اور ہر صنف میں مستند کام کیا ہے۔ اکادمی ادبیات پاکستان نے پروفیسر عزیز کو ادارے کا

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

ممبر بنانے کے لیے کتب کی فہرست طلب کی تو پروفیسر عزیز نے کتابوں کی فہرست ترتیب دینے میں اپنے علمی رفیقِ کار سید کفایت بخاری صاحب کی معاونت حاصل کی۔ سید کفایت بخاری نے پروفیسر عزیز اور ان کے خطوط کی فائل کی مدد سے کتب کی ایک فہرست ترتیب دی جس میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب کی تعداد ۹۳ ہے۔ پروفیسر عزیز نے اس فہرست پر اپنے دستخط ثبت کیے اور اکادمی ادبیات پاکستان کو بھیج دی گئی۔ اکادمی ادبیات پاکستان نے ۱۹۹۸ء میں انھیں ادارے کا ممبر نامزد کرتے ہوئے اعزازیہ مقرر کیا۔ یہ فہرست مکاتیبِ عزیز میں ''غلام ربانی عزیز اور پرورشِ لوح و قلم'' کے عنوان کے تحت شائع ہو چکی ہے۔ سید کفایت بخاری کا مضمون ''ذکرِ عزیز مکرم'' دھنک رنگ میں شائع ہوا جس میں مذکورہ فہرستِ کتب بھی شامل ہے۔[12]

اکادمی ادبیات کو بھیجی گئی فہرست کے مطابق تصانیف کی تفصیل یہ ہے۔

مطبوعہ تصانیف:

اسلام اور سیرت طیبہ

۱۔ اسلام کا طول و عرض (انگریزی سے ترجمہ)

۲۔ سیرتِ طیبہ (دو جلدیں) ۳۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ۴۔ سیرتِ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

5۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم 6۔ انوارِ محمدیہ (عربی سے ترجمہ) 7۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم 8۔ حیاتِ قدسیہ

سیرت و سوانح

9۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام 10۔ حضرت آدم علیہ السلام 11۔ حضرت نوح علیہ السلام

12۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام 13۔ حضرت داؤد علیہ السلام 13۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

14۔ حضرت سلیمان علیہ السلام 15۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱۷۔ اسد الغابہ (عربی سے ترجمہ) ۱۸۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ

۱۹۔ خلاصہ الفاروق

۲۰ تا ۲۴۔ حضرات خلفائے راشدین اور حضرت امیر معاویہؓ (پانچ کتابیں)

تا ۲۹۔ حضرات خلفائے راشدین اور حضرت امیر معاویہ 25 (مزید پانچ کتابیں)

۳۰۔ مروان بن حکم ۳۱۔ عبد الملک بن مروان

۳۲۔ ولید بن عبد الملک ۳۳۔ سلیمان بن عبد الملک

۳۴۔ عمر بن عبد العزیز ۳۵۔ یزید بن عبد الملک

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

۳۶۔ہشام بن عبدالملک ۳۷۔مصطفی کمال

۳۸۔تاریخِ خوارزم شاہی

A Short Story Of Khawarzam Shahs-۳۹

۴۰۔نیل السائرین (عربی سے ترجمہ)

ترتیب و تصحیح دواوین وکلیاتِ فارسی

۴۱۔دیوانِ واقف بٹالوی ۴۲۔دیوانِ دلشاد پسروری

۴۳۔دیوانِ غنیمت ۴۴۔کلیاتِ آفرین لاہوری

۴۵۔مثنوی نیرنگ عشق ۴۶۔مثنوی راز ونیاز (قصہ ہیر رانجھا

۴۷۔ایک بے نام مختصر مثنوی ۴۸۔ایک بے نام معوّل مثنوی

۴۹۔مثنوی فکر عبث

متفرقات

۵۰۔مضامینِ عزیز ۵۱۔نظامِ تعلیم اور معاشرہ(انگریزی سے ترجمہ)(

نصابی کتب

۵۲۔خلاصہ برائے اردو آنرز/ادیب فاضل

۵۳۔مرقع اردو

۵۴تا۶۱۔نصاب اردو، پہلی سے آٹھویں جماعت تک (آٹھ کتابیں)

۶۲تا۶۵۔نصاب زراعت، پہلی سے چوتھی جماعت تک (چار کتابیں)

۶۶تا۶۸۔نصاب فارسی، چھٹی سے آٹھویں جماعت تک (برائے پنجاب)

۶۹تا۷۱۔نصاب فارسی، چھٹی سے آٹھویں جماعت تک (برائے کشمیر)

۷۲تا۷۷۔بچوں کے لیے چھ کتابیں، برائے ٹیکسٹ بک بورڈ

غیر مطبوعہ کتب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

قرآنیات

۷۹۔مباحث علوم القرآن((عربی سے ترجمہ) ۷۸۔سمط الدرر(عربی سے ترجمہ)

اسلامیات

۸۰۔عصمت الانبیاء(عربی سے ترجمہ) ۸۱۔تحفۃ الملوک(فارسی سے ترجمہ)

۸۲۔نصیحۃ الملوک(فارسی سے ترجمہ) ۸۳۔تفہیمِ اسلام(انگریزی سے ترجم)

متفرقات

۸۴۔معجم البلدان(عربی سے ترجمہ و تلخیص مع اضافات)

۸۵۔قصائد آفرین(فارسی) ۸۶۔مقالاتِ عزیز(فارسی تنقید)

۸۷۔اردو کے سہ حرفی الفاظ کا تلفظ ۸۸۔نیلا پرندہ(انگریزی سے ترجمہ)

نصابی کتب

89تا۹۰۔اردو کی پہلی اور دوسری کتاب 91تا93۔نصاب فارسی،چھٹی سے آٹھویں جماعت تک(برائے بلوچستان)

پروفیسر عزیز نے فارسی گو شعرا کے کلام کی ترتیب وتدوین کا کام بھی کیا،جس کی ترتیب درج ذیل ہے۔

1۔دیوان غنیمت کنجاہی ۱۹۵۸

۲۔دیوان واقف بٹالوی ۱۹۶۲

۳۔کلیات آفرین لاہوری1967

۴۔دیوان دل شاد پسروری1970

ذیل کی سطور میں غلام ربانی عزیز کی منتخب تصانیف کا مختصر تعارف دیا جارہا ہے۔جو کتابیں غیر مطبوعہ ہیں،ان میں سے اکثر کیپٹن عبداللہ مرحوم اور کفایت بخاری ساکنانِ اٹک شہر کے ذخیرۂ کتب میں محفوظ ہیں۔

بحیثیت سیرت نگار

سیرتِ طیبہ:

پروفیسر عزیز نے سیرت نگاری پر قابل قدر کام کیا۔سیرتِ طیبہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔یہ کتاب ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی[13] اور ۱۹۸۲ء میں اسے صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔سیرت سے متعلق تمام تفصیلات اس کتاب میں شامل ہیں۔مخدوش روایات کا محاکمہ کرنے کے ساتھ ساتھ مستشرقین کے

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

اعتراضات کا جواب مدلل انداز سے دیا گیا ہے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۱ء میں پاکستان ٹیلی وژن کی صبح کی نشریات میں 'سیرتِ طیبہ' پر تبصرہ بھی نشر ہوا۔ پروفیسر عزیز نے ہاتھ میں رعشہ کے مرض کی شدت کے باوجود اس مبارک کام کو دو سال کے قلیل عرصے میں مکمل کیا۔(14)

حیاتِ قدسیہ:

پروفیسر عزیز نے ۱۱۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب وطنِ عزیز کے بچوں اور نوجوانوں کے نام منسوب کی ہے۔ یہ کتاب مختصر، عام فہم اور بچوں کی نفسیات کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے بچوں میں تجسس اور غور و فکر کی صلاحیتیں نمو پاتی ہیں۔ نوجوان نسل کے لیے سیرت طیبہ پر مختصر مگر نہایت جامع کتاب ہے۔(15)

رسولِ مقبول:

چھوٹے صفحات پر مشتمل اس کتاب میں عام فہم رواں اندازِ بیان اور مربوط موضوعات کے ساتھ سیرتِ رسول ؐ کو پیش کیا ہے۔ موضوعات کو مختصر انداز میں سمیٹا گیا لیکن ضروری معلومات کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ سادگی اور روانی کے ساتھ خطابیہ انداز اور پرجوش بیان اس کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ کرتا ہے۔(16)

پیغمبرِ اسلام:

سیرت طیبہ پر پروفیسر عزیز نے مختصر رسالہ 'پیغمبرِ اسلام' کے نام سے لکھا جو شائع بھی ہوا لیکن اب دستیاب نہیں۔

بقول مصنف ''بچوں کے لیے مختصر رسالہ بہت عرصہ پیشتر لکھا تھا جسے لاہور کے کسی پبلشرز نے چھاپا تھا۔ نہ کتاب کا کوئی نسخہ موجود ہے نہ ہی پبلشر کا نام یاد ہے۔(17)

سیرت کے میدان میں سیرتِ طیبہ "، "رسالہ سیرت النبی ﷺ" ، "حیاتِ قدسیہ "اور" رسولِ مقبول ﷺ" جیسی تصانیف ہیں، جو دست یاب ہیں۔ ان تصانیف میں مصنف نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں اور پہلوئوں پر نہایت دقت نظری سے روشنی ڈالی ہے۔ روزمرہ زندگی، عبادات، مسائل، غزوات، آپ ﷺ کے متعلق مختلف مصنفین کی آرا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو ان کتب میں مذکور کیا گیا ہے۔ "سیرتِ طیبہ" صدارتی انعام یافتہ ہے۔ مصنف نے اپنی سیرت و سوانح کی تصانیف میں جہاں حضورِ اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام۔ ؓ کی زندگیوں کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر نہایت مفکرانہ اور مدبرانہ گفتگو کی، وہاں مستشرقین کی جانب سے ان پر کیے جانے والے رکیک حملوں کو حقائق اور دلائل سے مسترد کیا اور مخدوش روایات کا محاکمہ کیا۔ ان تصانیف میں اسلوب کے خوب صورت مرقعے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسلوب سادہ اور رواں ہے۔۔ خیالات کے اظہار کے لیے مرکبات کا استعمال بہ کثرت ہوا ہے لیکن ثقیل الفاظ کا استعمال نہیں عبارت میں تسلسل اور دل کشی نمایاں ہے۔ قاری جہاں حقائق سے روشناس ہوتا ہے وہاں اِسے ادبی عبارت پڑھ کر جھومنے کا دل بھی کرتا ہے۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

بحیثیت سوانح نگار

سوانحی کتب کی ایک طویل فہرست ہے۔ سیرتِ ابو بکر صدیق" میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زندگی کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے، جبکہ "خلاصہ الفاروق"، "الفاروق" کا خلاصہ ہے جسے پروفیسر ربانی نے نہایت عرق ریزی سے طلبہ کے لیے تیار کیا۔

پروفیسر عزیز کی جو کتبِ سوانح شائع نہ ہو سکیں، ان میں "حضرت آدم علیہ السلام"، "حضرت نوح علیہ السلام"، "حضرت ابراہیم علیہ السلام"، "حضرت اسماعیل علیہ السلام"، "حضرت موسیٰ علیہ السلام"، "حضرت داؤد علیہ السلام"، "حضرت سلیمان علیہ السلام"، "حضرت عیسیٰ علیہ السلام"، "حضرات خلفائے راشدین اور حضرت امیر معاویہؓ" (پانچ کتابیں)"، "حضرات خلفائے راشدین اور حضرت امیر معاویہ" (مزید پانچ کتابیں)، "مروان بن حکم"، "عبد الملک بن مروان"، "ولید بن عبد الملک"، "سلیمان بن عبد الملک"، "عمر بن عبد العزیز، یزید بن عبد الملک"، "ہشام بن عبد الملک" اور مصطفیٰ کمال" شامل ہیں۔ ان تصانیف میں جہاں مصنف کا اندازِ بیاں نہایت سادہ، سلیس، شیریں اور دل نشیں ہے وہیں یہ علمی اعتبار سے نہایت بیش قیمت اور اہمیت کی حامل ہیں۔

حضرت صدیقِ اکبرؓ:

حضرت صدیقِ اکبرؓ خلیفۂ رسول حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سوانح ہے۔ اس کتاب کے دو ایڈیشن ۱۹۸۳ء اور ۱۹۹۰ء شائع ہو چکے ہیں۔[18] اس کتاب میں حضرت ابو بکرؓ کے ابتدائی حالات، خدمات اور کارناموں کے ساتھ بعض اعتراضات کے جوابات مدلل انداز میں دے کر ثابت کیا ہے کہ آپ کو جو عزت، قدر و منزلت رسول پاکؐ کے حلقۂ عقیدت میں آنے سے ملی آپ بجا طور پر اس کے حق دار اور خلیفۂ رسول کہلانے کے قابل ہیں۔

رسالہ سیرت النبیؐ:

حافظ تقی الدین حنبلی کے مختصر رسالہ جو عربی زبان میں ہے اس کا ترجمہ پروفیسر عزیز نے کیا۔ جو آپ کی وفات کے بعد آپ کے عزیز کیپٹن عبد اللہ نے ۲۰۰۰ء میں مطبع اٹک پرنٹنگ پریس سے شائع کرایا۔[19]

خلاصہ الفاروق:

مولانا شبلی کی معروف تصنیف 'الفاروق' کا خلاصہ پروفیسر عزیز نے تحریر کیا۔ اسے پرھلا چند چھابڑہ، حضرو ضلع اٹک نے شائع کیا۔ کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔ یہ خلاصہ امتحانی نقطۂ نظر سے آنرز ان اردو کے طلبا کو فراہم کرنے کے لیے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ الفاروق آنرز میں اردو کے نصاب میں شامل تھی۔ مختصر وقت میں زیادہ معلومات کے حصول میں معاون خلاصہ ہے۔[20]

خود نوشت:

۱۹۹۴ء میں پروفیسر عزیز نے اپنی مختصر خود نوشت تحریر کی۔[21]

بحیثیت مرتب و مدون

پروفیسر عزیز نے اہم فارسی تخلیقات کی ترتیب وتدوین بھی کی جن میں "دیوانِ غنیمت"، "مثنوی غنیمت"، "دیوانِ واقف بٹالوی"، "دیوانِ دلشاد پسروری"، "کلیاتِ آفرین جلد اول" اور "قصائدِ آفرین" شامل ہیں۔

پروفیسر عزیز نے فارسی گو شعرا کے کلام کی ترتیب وتدوین کا کام بھی کیا جس کی ترتیب درج ذیل ہے۔

دیوان غنیمت کنجاہی:

پروفیسر عزیز نے ۱۹۵۸ء میں فارسی گو شاعر غنیمت کنجاہی کا دیوان جس میں غزلیات، قصائد، رعبائیاں اور قطعات شامل ہیں مرتب کیا جس کو پنجابی ادبی اکادمی نے شائع کرایا۔ دیوان کے مقدمے میں غنیمت کے حالاتِ زندگی، خصوصیاتِ شاعری کے ساتھ فغانی، نظیری، صائب، قاسم، دیوانہ اور ناصر علی سرہندی جیسے اساتذۂ فن کے کلام سے موازنہ کر کے غنیمت کے مقام و مرتبہ کو متعین کیا گیا ہے۔ یہ غیر مطبوعہ ہے۔

مثنوی نیرنگ عشق:

پروفیسر عزیز نے غنیمت کنجاہی کے دیوان کے ساتھ ہی غنیمت کی مثنوی ''مثنوی نیرنگ عشق'' کو بھی مرتب کیا۔ اس مثنوی کو پنجابی ادبی اکادمی لاہور نے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔ غنیمت نے یہ مثنوی لکھی تو اس کے سامنے مولانا جامی کی شہرہ آفاق مثنوی ''یوسف زلیخا'' تھی گویا مثنوی نیرنگِ عشق، مولانا جامی کی مثنوی تتبع میں لکھی گئی۔ ۱۵۰۰ اشعار پر مشتمل اس مثنوی کو پروفیسر عزیز نے غنیمت کی کامیاب کوشش قرار دیا ہے۔

دیوان واقف بٹالوی:

نور العین واقف بٹالوی کا فارسی دیوان پروفیسر عزیز نے ۱۹۶۲ء میں مرتب کیا۔ پنجابی ادبی اکادمی لاہور نے شائع کیا۔ اس کا مقدمہ ڈاکٹر محمد باقر نے لکھا۔ دیوان کی ترتیب و تصحیح میں پروفیسر عزیز نے چھے خطی اور ایک مطبوعہ نسخے کو ملحوظ رکھا۔ اس دیوان کو غزلیات، ناتمام غزلیات، قطعات اور متفرق اشعار کے عنوانات سے ترتیب دیا گیا اور آخر میں واقف کی ۲۰۹ رباعیات الگ سے شامل کر دی گئیں۔

کلیاتِ آفرین لاہوری (جلد اول):

فارسی گو شاعر شاہ فقیر اللہ آفرین لاہوری کے کلیات کی پروفیسر عزیز نے ترتیب و تصحیح کی۔ پنجابی ادبی اکادمی لاہور نے۔ شائع کیا۔ کلیات میں ۸۳۴ مکمل، ۲۶ نامکمل غزلیات ہیں۔ اشعار غزلیات کی تعداد چھ ہزار کے لگ بھگ ہو گی۔ بعض متقدم اور معاصر شعرا کے اشعار پر تضمینیں بھی ہیں، جن کی تعداد تیرہ ۱۳ ہے۔ ایک ترکیب بند ہے، در نعت حضور اکرمؐ، آخر میں ایک ترجیع بند ہے، ہفت کی طرز پر، جس میں انیس ۱۹ بند ہیں، اور کم از کم ایک سو ساٹھ شعر، حضرت امام حسین کا مرثیہ شہادت ہے۔''[22] مقدمے میں آفرین لاہوری کے حالاتِ زندگی اور کلیات کی تکمیل میں معاون خطی نسخوں کا تعارف بھی شامل ہے۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

(کلیاتِ آفرین (جلد دوم):

آفرین کے ۳۸ فارسی قصائد اور تین مثنویوں اندو نیاز (جسے پروفیسر عزیز نے ہیر رانجھا کے نام سے مرتب کیا)، ابنان معرفت اور ابجدِ فکر پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے اور کیپٹن عبداللہ کے ذخیرہ کتب میں محفوظ ہے۔ پروفیسر عزیز نے یہ قصائد نیشنل میوزیم کراچی اور انڈیا آفس لائبریری لندن سے حاصل کیے تھے۔(23)

دیوان دلشاد پسروری:

یہ دیوان ادارہ تحقیقات فارسی پاکستان، دانش گاہ پنجاب لاہور نے ۱۹۷۰ء شائع کیا۔ دیوان کے مقدمے میں دل شاد کے حالات اور خصوصیاتِ شاعری بیان کی گئیں۔ قابل قدر حواشی نے کلام کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔ دیوان میں دلشاد کی قبر کا عکس بھی موجود ہے۔ دیوانِ دلشاد کی ترتیب وتدوین کے لیے صرف ایک نسخہ دستیاب ہو سکا، جو انتہائی مخدوش اور نامکمل ہونے کے ساتھ کتابت کے لحاظ سے بھی بہت کمزور تھا۔ ''یہ نسخہ صرف اٹھاسی اوراق پر مشتمل ہے۔ پہلے آٹھ ورق 'محمود نامہ' کے ہیں۔ باقی ۸۰ اوراق میں غزلیات ہیں۔ آخری غزل ردیف عین کی ہے یعنی اندازاً دیوان کا نصف حصہ غائب ہے۔۔۔۔ کاتب کا نام کہیں درج نہیں نہ تاریخ کتابت کا کوئی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔''(24) حواشی میں مدون نے دلشاد کی دو اردو غزلوں میں سے ایک غزل نقل کی ہے جو حافظ محمود شیرانی نے تلاش کی تھیں۔ دلشاد نے فارسی کلام کے علاوہ اردو اشعار بھی لکھے اور ایک مثنوی لیلیٰ مجنوں بھی کہی لیکن مقامِ افسوس ہے کہ یہ مجموعہ کلام بھی ہنوز نایاب ہے۔''(25)

بحیثیت مترجم

ترجمہ نگاری کے اعتبار سے بھی پروفیسر غلام ربانی کی حیثیت قابل قدر ہے۔ پروفیسر صاحب چونکہ کئی زبانوں پر گرفت رکھتے تھے، اس لیے آپ نے ضرورت اور دلچسپی کے تحت مختلف کتب کے تراجم کیے۔

"نظام تعلیم اور معاشرہ"، "اسلام کا طول و عرض"، "تفہیم الاسلام"، "انوارِ محمدیہ"، "عصمت الانبیاء" "نیلا پرندہ"، "تحفۃ الملوک"، "مباحث علوم القرآن"، نیل السائرین "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، انوارِ محمدیہ "سمط الدرر" اور "پیغمبرِ اسلام"، معجم البلدان، تاریخِ خوارزم شاہی، محیط الورد، عصمت الانبیاء، مباحث علوم القرآن، تحفت الملوک، نصیحۃ الملوک آپ کے تراجم ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر ترجمے شائع نہ ہو سکے۔

عمومی طور پر یہ ترجمے آپ کی تخلیقات ہی نظر آتے ہیں۔ ترجمہ نہ صرف بامحاورہ، سلیس، رواں اور فطری ہے بلکہ اس میں ادبی اسلوب اپنی تمام رنگینیوں اور رعنائیوں سے جلوہ فگن ہے۔ ترجمے میں ان کا کام انگریزی سے اردو، عربی سے اردو اور فارسی سے اردو میں تراجم کی شکل میں ملتا ہے۔

نیلا پرندہ:

پروفیسر عزیز نے سب سے پہلے بیلجیم کے ڈرامانگار مارس میٹرلنک کی کتاب The Blue Bird کا ترجمہ ''نیلا پرندہ'' کے نام سے کیا

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ یہ ترجمہ فیصل آباد کے پبلشرز نے گُم کر دیا اور شائع نہ ہو سکا۔[26]

پروفیسر عزیز نے عربی اور انگریزی کتب کے کامیاب ترجمے کیے جس میں فرانسیسی مصنف 'فرتھ جوف شوان' کی دو کتب کے اردو ترجمے "اسلام کا طول و عرض" اور "تفہیم الاسلام" کے عنوان سے کیے۔ "تفہیم الاسلام" ابھی تک غیر مطبوعہ ہے جبکہ "اسلام کا طول و عرض" شائع ہو چکی ہے۔ برٹرینڈ رسل کی کتاب کا ترجمہ "نظامِ تعلیم اور معاشرہ" کے عنوان سے کیا ہے۔

اسلام کا طول و عرض:

یہ کتاب فرانسیسی مصنف فرتھ جوف شواں کی تصنیف "پروفیسر عزیز نے ترجمہ میں Dimensions of Islam کا اردو ترجمہ ہے۔
نہایت عرق ریزی سے کام کیا۔ اسلام کا طول و عرض ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی۔[27]

نظامِ تعلیم اور معاشرہ:

عبدالحمید مالک کی نگرانی میں کیا۔ یہ کتاب پروفیسر عزیز نے برٹرینڈ رسل کی کتاب Education and the social order کا ترجمہ سولہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کا ترجمہ سلیس اور رواں ہے۔[28]

تاریخ خوارزم شاہی:

بزمِ ترقی ادب لاہور نے تاریخِ خوارزم شاہی ۱۹۷۷ میں شائع کی۔ یہ کتاب ہماری تاریخ کی ایک عظیم سلطنت خوارزم شاہی سلطنت کی سر گزشت ہے۔ سلطنت کا نظامِ حکومت، معاشرتی حالات، معاشی امور کے ساتھ سلطنت کے عروج اور زوال کا جائزہ بھی لیا گیا۔ خوارزم شاہی سلطنت کے شعرا کا تذکرہ بھی کتاب کا حصہ ہے۔ پروفیسر عزیز نے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کے نام سے کیا۔ مترجم نے حکیم سعید سے دوستی کی بنا پر یہ کتاب ان کے نام منسوب کی۔ کے history of Khwarzam Shah A ترمیم و اضافات کے ساتھ یہ کتاب اپنی الگ پہچان کی حامل ہے۔ یہ ترجمہ ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔

اردو کے سہ حرفی الفاظ کا تلفظ:

اردو زبان نے اپنے اندر مختلف زبانوں کے الفاظ سمو رکھے ہیں۔ پروفیسر عزیز نے اردو زبان کے 'سہ حرفی الفاظ' کا انتخاب کر کے ان کا تلفظ، ان کے ماخذ اور تذکیر و تانیث بیان کی ہے۔

مباحثِ علوم القرآن:

یہ عربی سے اردو ترجمہ ہے۔ مدیر نقوش محمد طفیل مرحوم کے کہنے پر پروفیسر عزیز نے ترجمہ کیا۔ یہ مسودہ محمد طفیل مرحوم کے پاس تھا لیکن وہ اپنی زندگی میں اس کو شائع نہ کرا سکے۔ ان کی وفات کے بعد مسودے کا سراغ نہ مل سکا۔

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

محمد طفیل مرحوم کی فرمائش پر ترجمہ کیا تھا۔ وہ فوت ہو گئے۔ نامعلوم کتاب چھپ سکی یا نہیں۔(29)

تفہیم الاسلام:

فرتھ جوزف ک کی کتاب "Understanding of Islam" کا ترجمہ تفہیم الاسلام کے عنوان سے کیا۔ تفہیم الاسلام پروفیسر عزیز کی زندگی میں شائع نہ ہو سکی۔ آپ کی وفات کے بعد تفہیم الاسلام کا مسودہ بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تفہیم الاسلام کا مسودہ پروفیسر عزیز کے پاس تھا اور متعدد مرتبہ دیکھا لیکن ان کی وفات کے بعد جب اس مسودے کو تلاش کیا تو کہیں نہ مل سکا۔ گم ہو گیا ہے یا پھر پروفیسر عزیز نے خود کسی کے حوالے کر دیا۔ اس بات کا علم نہیں۔(30)

عصمت الانبیا:

علامہ فخر الدین رازی کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ پروفیسر عزیز نے اشاعت کے لیے اسلامک پبلشرز لاہور کو دیا جنہوں نے گم کر دیا اور مصنف کی شب و روز کی ریاضت اکارت گئی۔

تحفۃ الملوک، نصیحۃ الملوک:

مکتبہ نبویہ کی تحریک پر ترجمہ کیا لیکن وہ اسے طبع نہ کرا سکے۔(31) امام غزالی کی تصانیف کا عربی سے اردو ترجمہ ہے۔

سمط الدرر:

مولانا محمد طاہر پنج پیری کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ پروفیسر عزیز نے کیا۔ تاحال شائع نہیں ہو سکی۔ مسودے کی ایک کاپی کفایت بخاری کے پاس محفوظ ہے۔(32)

انوارِ محمدیہ:

انوارِ محمدیہ عربی سے اردو ترجمہ ہے۔ جو علامہ امام یوسف بن اسماعیل کی تصنیف ہے۔ کتاب کا موضوع حضرت محمدؐ کی سیرتِ مبارکہ ہے۔(33)

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ:

یہ علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیرؒ کی کتاب ہے، جو پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ساڑھے سات ہزار صحابہ اور صحابیات کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ مولانا عبد الشکور لکھنوی کر رہے تھے لیکن ان کی وفات پر یہ کام ادھورا رہ گیا۔ مولانا کم و بیش چار جلدوں کا ترجمہ کر چکے تھے۔ بقیہ آٹھ سو صفحات کا ترجمہ مکتبہ نبویہ کے منصرم باغ علی نسیم کی خواہش پر پروفیسر عزیز نے کیا اور تین برس میں مکمل کیا۔(34) (مکاتیب عزیز ص ۱۱۴) اسد الغابہ فی

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

معرفۃالصحابہ کی ترجمہ شدہ کتب پر جلد نمبر ۸۔۹اور جلد نمبر 10۔11 دیے گئے ہیں۔ جلد نمبر ۸۔۹میں 598 صحابہ کرام کا ذکر ہے [35] اور جلد نمبر 10۔11 صحابیات کا ذکر ہے۔ [36]

نیل السائرین فی طبقات المفسرین:

یہ کتاب مولانا محمد طاہر پنج پیری کی تصنیف ہے جو کہ ۶۸۷مفسرین کرام کے مختصر حالات پر مبنی کتاب ہے۔پروفیسر عزیز نے اس کتاب کا عربی سے اردو ترجمہ اسی نام سے کیا۔ یہ کتاب ان کی زندگی میں شائع نہ ہوسکی اور وفات کے بعد ۲۰۰۱ء میں مکتبہ الایمان پنج پیر صوابی سے شائع ہوئی۔

معجم البلدان:

علامہ یاقوت حموی کی مشہور کتاب معجم البلدان (جو دس جلدوں پر مشتمل ہے) کا خلاصہ پروفیسر عزیز نے پانچ جلدوں میں تیار کیا۔پروفیسر عزیز یہ مسودہ باوجود کوششوں کے شائع نہ کرا سکے۔غلام جیلانی برق مرحوم نے بھی معجم البلدان کا خلاصہ تیار کیا مگر وہ بہت مختصر تھا۔پروفیسر عزیز کا خلاصہ مفصل اور جامع ہے۔پروفیسر عزیز نے معجم البلدان کی تیاری میں بہت محنت کی۔ یہاں تک کہ مسلسل لکھنے کے سبب آپ کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے جوڑ متورم ہوگئے۔بقول مولف: ''میں نے معجم البلدان کی تلخیص پر تین ساڑھے تین برس صرف کر کے پانچ جلدوں میں اس کا مسودہ تیار کیا ہے۔ [37] آخر کار مکتبہ تعمیرِ انسانیت نے اشاعت کی ذمہ داری قبول کی۔

بطورِ مقالہ و مضمون نگار

غلام عزیز ربانی کے دستیاب تحقیقی و تنقیدی مضامین کی تعداد انیتس ہے، جن میں سے کچھ مطبوعہ اور کچھ غیر مطبوعہ ہیں۔ متعدد مضامین قصور کالج کے میگزین الادب، نگار، فکر و نظر اردو نامہ، اردو ڈائجسٹ، ماہ نو کراچی ،ماہنامہ اٹک میں شائع ہوئے۔ غیر مطبوعہ مضامین مصنف کی اپنی تحریر میں ہیں۔ مصنف کی تحریر صاف اور واضح ہے۔زیادہ تر مضامین فارسی شاعری سے متعلق ہیں۔ یہ مضامین دراصل ان دواوین سے اخذ کیے گئے ہیں جو آپ نے مرتب کیے تھے۔ان مضامین میں فارسی شعرا کے احوال وآثار، ان کی شاعری کی خصوصیات اور کلام کو مرتب کرنے کے دیگر مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔یہ مضامین جہاں تحقیقی و تنقیدی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، وہاں اسلوب ہمہ رنگ اور نثری محاسن سے بھرپور ہے۔ شعر و شاعری پر بھی تنقید خاصے کی چیز ہے۔مصنف کی شعر وادب کے بارے میں آرا اور ناقدانہ اظہارِ خیال فکر انگیز اور وقیع ہیں۔

پروفیسر غلام ربانی کا قلم نہایت عمدہ مرقعے پیش کرتا ہے جو اپنے اندر ہر دو مذکورہ خوبیوں کا حامل ہے۔یقینی امر ہے کہ یہ مضامیں مصنف کی شبانہ روز کوشش و کاوش کا ثمرہ ہیں۔ حسن فی البدیہہ تحریر میں نظر آتا ہے۔ مسجع و مقفی جملے، تمثیلی انداز، دوٹوک جملے، خطابیہ انداز اور بر محل مصرعوں اور ضرب الامثال سے مصنف کی تحریر مملو ہے۔جسے پڑھ کر قاری لطف اندوز ہوتا ہے۔ ان مطبوعہ مضامین میں سے کچھ کو پروفیسر عزیز نے چند ایک اضافوں کے ساتھ 'مقالاتِ عزیز' کے نام سے ایک فائل میں جمع کرر کھا تھا، جن کی تعداد آٹھ ہے۔ یہ وہ مضامین ہیں جو پروفیسر عزیز کے برصغیر کے

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

فارسی گو شعرا کے حالاتِ زندگی، معاشرتی خصوصیات اور منتخب کلام پر مشتمل ہیں۔ یہ مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ زیادہ تر مضامین اردو نامہ کراچی میں شائع ہوئے۔

خلاصہ جات و مضامینِ عزیز:

پروفیسر عزیز پنجاب یونی ورسٹی سے آنرز ان اردو کے امتحان میں شامل ہوئے تو طلبہ کی امتحان سے متعلق پریشانیوں کا علم ہوا۔ طلبہ کی آسانی کے لیے نصاب میں شامل چند کتب کے خلاصے تیار کیے۔ ان میں روح الاجتماع، تاریخ اخلاقِ یورپ، حیاتِ سعدی، شعر و شاعری، آبِ حیات اور گلشنِ ہند کے خلاصے شامل ہیں۔[38] یہ تمام خلاصہ جات پر ھلاد چند چھابڑہ حضرو سے شائع ہوئے۔ ان کتابوں میں اب صرف خلاصہ الفاروق دستیاب ہے۔ اسی زمانے میں پروفیسر عزیز نے مضمون نویسی کے لیے ایک کتاب 'مضامینِ عزیز' کے نام سے لکھی۔ پر ھلاد چند چھابڑہ، حضرو ضلع اٹک نے ہی اس کتاب کو ۱۹۲۲ء میں شائع کیا۔

بطور مکتوب نگار

بطور مکتوب نگار پروفیسر عزیز ربانی کی حیثیت مسلمہ ہے۔ محمد ریاض انجم کی تحقیق و تدوین کے مطابق ایک سو پچپن شخصیات کی طرف پروفیسر ربانی کے لکھے گئے خطوط دستیاب ہوئے ہیں۔[39] ایک محدود اندازے کے مطابق غلام ربانی عزیز نے زمانۂ طالب علمی سے لے کر وفات تک (1942) خطوط لکھے، جبکہ انھیں موصولہ خطوط کی تعداد (703) ہے۔[40] ان کے عزیز کیپٹن عبداللہ خان نے اگست ۱۹۷۳ء تا فروری ۲۰۰۰ء دم وصال لکھے گئے دستیاب خطوط کو ''مکاتیب عزیز'' کے نام سے شائع کرایا۔ اس میں ۱۴۸ خطوط ہیں۔ مکتوب الیہ گیارہ اصحاب اور دو ادارے ہیں۔ ہیں۔ مشاہیر سے تبادلۂ خطوط میں ہر ایک کا منفرد اور جدا اسلوب اور اظہارِ نگارش ملتا ہے۔ اس دور کے مشہور اداروں، لائبریریوں، علمی و ادبی شخصیات، اشاعتی اداروں اور پبلشرز کے نام خطوط ملتے ہیں۔ مکتوب نگار چونکہ درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ تھے اس لیے ان کے خطوط میں اپنے دور کے مشہور اساتذہ کا ذکر ملتا ہے۔ بیرونِ ملک جن لوگوں سے انھیں واسطہ رہا اور علمی و ادبی حوالوں سے جو مراسم رہے، رہا، اس کا اظہار خطوط میں بھرپور انداز میں ملتا ہے۔

چند مشہور شخصیات جن کے ساتھ آپ کی خط و کتابت رہی۔ ان میں احمد حسین قریشی، ڈاکٹر احمد رضا، احمد ندیم قاسمی، ارشاد احمد حقانی، اسلم فرخی، اشفاق احمد، اقبال احمد فاروقی پیرزادہ، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، باغ علی نسیم، حمید احمد خان، پروفیسر ڈاکٹر ظہور الدین، ڈاکٹر سید عبداللہ، سید قاسم محمود، سید کفایت بخاری، ڈاکٹر محمد باقر، حکیم محمد سعید، محمد طفیل (نقوش) اور احمد مسعود کے نام قابل ذکر ہیں۔ احمد ندیم قاسمی اور مسعود احمد چونکہ آپ کے شاگرد رہے، اس لیے ان مشاہیر کے ساتھ خطوط میں پروفیسر ربانی کا اظہار یہ باہمی انس و محبت اور علم دوستی کا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر خطوط میں مذہبی مسائل اور ان پر تبصرے یا اظہارِ رائے بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ کتابوں کے حصول اور ترسیل کے لیے لائبریریوں کے چکر کاٹنا، کبھی کسی سے منگوانا اور کبھی کسی سے کتاب کی دست یابی کے بارے میں دریافت کرنا یا درخواست کرنا، کتب کی نشر و اشاعت کی کوششیں اور ان کی اشاعت میں پیش آمدہ مشکلات کا اظہار یہ،

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

مصنفین اور مولفین کے روپ، حکومتی سطح پر کتب شائع کرنے والے اداروں اور ناشرین کے رویے، پیسے کی ناقدری، مہنگائی، اشاعت پر اٹھنے والے اخراجات اور اس ذیل کی دیگر باتیں خطوط میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ غلام ربانی عزیز کے خطوط اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ بیسویں صدی میں ادیبوں اور شاعروں کو کتب کی اشاعت کے سلسلے میں جن مسائل کا سامنا آتا رہا، ان کا اظہار بھرپور انداز میں ملتا ہے۔

خطوط میں مختلف صاحبانِ کتب پر آرا موجود ہیں۔ جن میں کسی تخلیق یا نئی آنے والی کتاب پر تنقیدی نقطۂ نظر سے خیال آرائی ملتی ہے۔ مکتوب نگار کو جو معاشی مسائل درپیش رہے، یا مولفین، مترجمین، شاعروں اور ادیبوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان کا اظہار خطوط میں واشگاف الفاظ میں ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی کئی تصانیف شائع نہ ہو سکیں اور ضائع ہو گئیں۔ جو خطوط آپ کو لکھے گئے یا آپ نے دوسروں کو لکھے، ان میں مہر و محبت اور انس و محبت کے لفظوں کا تبادلہ ملتا ہے۔ یہ خطوط اس امر کے عکاس کہ پروفیسر ربانی ایک نفیس انسان تھے۔

حوالہ جات

۱۔ بخاری، سید کفایت، ذکر عزیز مکرم مشمولہ دھنک رنگ: سہ ماہی؛ اپریل-جون (اٹک: ۲۰۱۹ء)، ص35

2۔ برقیؔ، غلام جیلانی، میری داستانِ حیات (لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۱۴ء) ص۲۹

3۔ ایضاً، ص۱۳

4۔ عبداللہ خان، کیپٹن، مکتوبات عزیز (اٹک: صہیب سروسز، 2003ء) ص27

5۔ ارشد محمود ناشادؔ، ڈاکٹر، اٹک کے اہلِ قلم (اٹک: پنجابی ادبی سنگت، ۲۰۰0ء) ص۱۷

6۔ عبداللہ خان، کیپٹن سے راقمہ کی گفتگو (اٹک: یکم مئی 2018ء)

7۔ عزیزؔ، غلام ربانی، خودنوشت مشمولہ گوشہ عزیز؛ اٹک نامہ؛ ص۲۸

8۔ عزیزؔ، غلام ربانی: خودنوشت مشمولہ گوشہ عزیز؛ ذخیرہ کتب کیپٹن عبداللہ خان، اٹک ص ۴۱

9۔ عبداللہ خان، کیپٹن سے راقمہ کی گفتگو

10۔ عبداللہ خان، کیپٹن: مکاتیب عزیز (اٹک: صہیب سروسز، 2003ء) ص۲۴۲

11۔ عبداللہ خان، کیپٹن سے راقمہ کی گفتگو

12۔ دھنک رنگ: سہ ماہی؛ اپریل-جون (اٹک: ۲۰۱۹ء)

13۔ عزیز، غلام ربانی: سیرتِ طیبہ (لاہور: مکتبہ تعمیرِ انسانیت، ۱۹۹۰ء)

۱4۔ عبداللہ خان، سے راقمہ کی گفتگو

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

15۔ عزیز، غلام ربانی، حیاتِ قدسیہ (لاہور: مکتبہ بحر العلوم، ۱۹۹۹ء)

16۔ عزیز، غلام ربانی، رسولِ مقبولؐ (لاہور: خواجہ بک ڈپو، اردو بازار، س۔ن)

17۔ عزیزؔ، غلام ربانی: خود نوشت؛ ص۶

18۔ عزیز، غلام ربانی، حضرت صدیقِ اکبرؓ (لاہور: اسلامک پبلشر لمٹیڈ، ۱۹۹۰ء)

19۔ عزیز، غلام ربانی: رسالہ سیرت النبیؐ (اٹک: کتب خانہ مقبولِ عام، ۲۰۰۰ء)

20۔ عزیز غلام ربانی، خلاصہ الفاروق (حضرو، ضلع اٹک: پرہلاد چند چھابڑہ، س ن)

21۔ عزیزؔ، غلام ربانی: خود نوشت (اٹک: ذخیرہ کتب کیپٹن عبداللہ خان)

22۔ عزیزؔ، غلام ربانی: آفرین لاہوری اور اس کی غزلیہ شاعری مشمولہ اردو نامہ (کراچی: ماہنامہ، جولائی، ۱۹۶۶ء) ص۷۹

23۔ عبداللہ، کیپٹن سے راقمہ کی گفتگو

24۔ عزیزؔ، غلام ربانی، دیوان دلشاد پسروری (دانش گاہ اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ فارسی پاکستان) ص۲۹۔۲۷

25۔ عبداللہ خان، کیپٹن، مکاتیب عزیز؛ ص۱۲

26۔ ناشاد، ارشد محمود، ڈاکٹر: غلام ربانی عزیز سے مکالمہ؛ مشمولہ گوشۂ عزیز، اٹک نامہ: ماہنامہ؛ اٹک؛ جنوری ۱۹۹۸ء، ص۳۰

27۔ عزیز، غلام ربانی (مترجم)، اسلام کا طول و عرض (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ۱۹۸۰ء)

28۔ عزیز، غلام ربانی (مترجم)، نظامِ تعلیم اور معاشرہ (لاہور: مجلسِ ترقیٔ ادب، طبعِ سوم ۱۹۸۸ء)

29۔ عزیزؔ، غلام ربانی، خود نوشت؛ ص۶

30۔ عبداللہ خان، سے راقمہ کی گفتگو

31۔ عزیزؔ، غلام ربانی، خود نوشت، ص۶

32۔ بخاری، سید کفایت سے راقمہ کا انٹرویو (اٹک: ۸ جون ۲۰۱۸ ء)

33۔ عزیز، غلام ربانی، (مترجم)، انوارِ محمدیہ (لاہور: مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، ۱۹۸۲ء)

34۔ عبداللہ خان، کیپٹن، مکاتیب عزیز، ص144

35۔ عزیز،، غلام ربانی، (مترجم) اسد الغابۃ فی معرافتہ الصحابۃ (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، جلد 8۔9؛ ۱۴۰۹ھ)

36۔ عزیز، غلام ربانی، (مترجم)، اسد الغابۃ فی معرافتہ الصحابۃ (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، جلد 10۔11؛ ۱۴۱۳ھ)

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

37۔ عبداللہ خان، کیپٹن، مکاتیب عزیز، ص ۱۵۳۔۱۵۲

38۔ عزیزؔ، غلام ربانی، خلاصہ الفاروق، ص ۲

39۔ محمد ریاض انجمؔ، مکاتیبِ مشاہیر بنام غلام ربانی عزیز (لاہور: ہجویری ایجوکیشنل پبلشرز، ۲۰۱۹ء)

40۔ عبداللہ خان، کیپٹن، مکاتیب عزیز، ص 13۔14

کتابیات

ارشد محمود ناشادؔ، ڈاکٹر، اٹک کے اہلِ قلم (اٹک: پنجابی ادبی سنگت، ۲۰۰0ء)

بخاری، سید کفایت سے راقمہ کا انٹرویو (اٹک: ۸ جون، ۲۰۱۸ء)

برقؔ، غلام جیلانی، میری داستانِ حیات (لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۱۴ء)

دھنک رنگ: سہ ماہی؛ اپریل-جون (اٹک: ۲۰۱۹ء)

عبداللہ خان، کیپٹن سے راقمہ کی گفتگو (اٹک: یکم مئی، 2018ء)

عبداللہ خان، کیپٹن، مکتوبات عزیز (اٹک: صہیب سروسز، 2003ء)

عزیزؔ، غلام ربانی: خود نوشت مشمولہ گوشہ عزیز (اٹک: ذخیرہ کتب کیپٹن عبداللہ خان)

عزیز، غلام ربانی، رسولِ مقبولؐ (لاہور: خواجہ بک ڈپو، اردو بازار، س۔ن)

عزیز غلام ربانی، خلاصہ الفاروق (حضرو، ضلع اٹک: پرہلاد چند چھابڑہ، س ن)

عزیز، غلام ربانی (مترجم)، نظامِ تعلیم اور معاشرہ (لاہور: مجلسِ ترقیٔ ادب، طبع سوم ۱۹۸۸ء)

عزیز، غلام ربانی (مترجم)، اسلام کا طول و عرض (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ۱۹۸۰ء)

عزیز، غلام ربانی: سیرتِ طیبہ (لاہور: مکتبہ تعمیرِ انسانیت ۱۹۹۰ء)

عزیزؔ، غلام ربانی: آفرین لاہوری اور اس کی غزلیہ شاعری مشمولہ اردو نامہ (کراچی: ماہنامہ، جولائی، ۱۹۶۶ء)

عزیز، غلام ربانی: رسالہ سیرت النبیؐ (اٹک: کتب خانہ مقبولِ عام، ۲۰۰۰ء)

عزیزؔ، غلام ربانی، دیوان دلشاد پسروری (دانش گاہ اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ فارسی پاکستان) ص ۲۹۔۲۷

عزیزؔ، غلام ربانی، حضرت صدیقِ اکبرؓ (لاہور: اسلامک پبلشر لمٹیڈ، ۱۹۹۰ء)

عزیز، غلام ربانی، حیاتِ قدسیہ (لاہور: مکتبہ بحر العلوم، ۱۹۹۹ء)

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

عزیز،، غلام ربانی، (مترجم)اسد الغابۃ فی معرافتہ الصحابۃ(لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، جلد8۔9؛۱۴۰۹ھ)

عزیز، غلام ربانی، (مترجم)، اسد الغابۃ فی معرافتہ الصحابۃ(لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، جلد10۔11؛۱۴۱۳ھ)

عزیز، غلام ربانی، (مترجم)، انوارِ محمد یہ (لاہور: مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، ۱۹۸۲ء)

ماہنامہ اٹک نامہ (اٹک: جنوری ۱۹۹۸ء)

محمد ریاض انجم، مکاتیبِ مشاہیر بنام غلام ربانی عزیز (لاہور: ہجویری ایجو کیشنل پبلشرز، ۲۰۱۹ء)